پراونشل خلافت کمیٹی صوبہ آگرہ نے بجد پسند کر کے دو ہزار جلد خرید لی ہیں

سلسلہ مضامین حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد

نمبر ۴

اتحاد اسلامی

یعنی

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی مدظلہ العالی اڈیٹر "الہلال" و

"البلاغ" کی زبردست تقریر جو انھوں نے

کلکتہ کے ایک عظیم الشان جلسے میں فرمائی جس کو

ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے اور جسے

منشی مشتاق احمد صاحب نے

فتح پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام لالہ ہرنارائن داس گپتا چھپوایا

پانچویں مرتبہ ۲۵۰۰

قیمت ۳/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتحاد اسلامی

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ (۲۵)

براوران اسلام

عرصہ کی خاموشی کے بعد پھر میں آپکے سامنے حاضر ہوا ہوں!

تحقیقِ حالِ ما زنگہ می تواں نمود — لختے زحالِ خویش بسیما نوشتہ ایم

آپ میں سے اکثر حضرات کو معلوم ہے کہ بعض اسباب خاص سے اس عاجز نے عام مجالس کی شرکت قطعاً بند کردی تھی، اور گزشتہ (حذر یوہ) کی مجلس میں التجا کی تھی کہ آئندہ اس خدمت سے معاف رکھا جاؤں، ارکانِ انجمن نے جب اس کی نسبت ایک خط لکھا تو پہلے جی میں آیا کہ معذرت کیساتھ انکار کردوں لیکن اس کے بعد سوچا کہ وقت تو وہ آگیا ہے جب گونگے بولنے لگیں اندھے دیکھنے لگیں لنگڑے چلنے لگیں اور بہرے سننے لگیں کیونکہ اسلام اپنے ہر پیرو سے اسکے آخری فرض کا طالب اور اُس شے کا خواستگار ہے جس کے بعد اُس کے ذمہ اور کچھ باقی نہ رہیگا اور وہ توحید الٰہی کے حق سے سبکدوش ہو جائیگا پس جو زبان نہیں بول سکتی اس کو بھی بولنے کی سعی کرنی چاہئے اور جو قدم نہیں اٹھ سکتا اس کو بھی چلنے کے لئے اٹھنا چاہئے!

توحید اخوت اسلامی و عموم رشتہ دینی

قرآن حکیم نے توحید الٰہی کے داعی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو سراج منیر سے ملقب کیا اور اُن کے خصائص کریمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (۳۳-۴۶)

اے پیغمبر بیشک ہم نے تمکو شہادت دینے والا بشارت پہنچانے والا ضلالت و خباثت سے خوف دلانے والا راہ الٰہی کی طرف داعی اور ایک نورانی مشعل بنا کر بھیجا ۱۲

لیکن ایک دوسرے موقعہ پر آفتاب کو بھی سراج، کے لقب سے یاد کیا ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا

اور آسمان میں خدا نے چاند کو بھی بنایا جو ایک نور ہے اور سورج کو بھی بنایا کہ وہ ایک روشن مشعل ہے۔

اس مماثلت اور اشتراک تشبیہ سے مقصود یہ تھا کہ اسلام کی دعوت بھی اس آفتاب مادی کی طرح ایک آفتاب روحانی ہے جب آفتاب نکلتا ہو تو اُس کی روشنی اور حرارت میں کوئی تمیز نزدیک و دور، اعلیٰ و ادنیٰ، سیاہ و سفید، باغ و دشت کی نہیں ہوتی۔ اُسکی روشنی بلا تمیز مکان و مقام ہر شے پر چمکتی اور ہر حرارت پذیر وجود کو گرم کرتی ہے بعینہ یہی حال اس آفتاب دعوت الٰہی اور نیر درخشاں سماء رسالت کی عموم فیضان بخشی کا تھا جو گو سعیر سے چلا، مگر فاران کی چوٹیوں پر نمودار ہوا جسکی کرنوں میں داہنی جانب شریعت الٰہی کی نور و کتاب مبین، تھی مگر بائیں جانب قیام عدل و میزان کی شمشیر آبدار چمک رہی تھی جس کا طلوع کائنات میں ظلمت کی شکست اور روشنی کی دائمی فیروز مندی تھا کیونکہ آسمان ہدایت پر شریعت الٰہی کے گو سیکڑوں ستارے نمودار ہوئے تھے لیکن تاریکی کی آخری شکست کیلئے دنیا کو آفتاب ہی کے طلوع کا انتظار ہوتا ہے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى (۱۱۹۲)

رات کی قسم جبکہ اس کی تاریکی کائنات کی تمام اشیاء کو چھپا دیتی ہے اور روز روشن کی قسم جبکہ آفتاب کی تجلی تمام کائنات کو روشن کر دیتی ہے اور دراصل اس خالق کی قسم جس نے تخلیق عالم کیلئے نر اور مادہ کا

وسیلہ پیدا کیا۔

اس آفتاب توحید نے طلوع ہوتے ہی تفریق و انشقاق کی تمام تاریکیوں کو مٹا دیا اس کی روشنی کی فیضان بخشی میں اسود و ابیض اور عرب و عجم کی کوئی تمیز نہ تھی خدا کی ربوبیت کی طرح اسکی رحمت بھی عام تھی وہ رب العالمین تھا پس ضرور تھا کہ اسکی راہ کی طرف دعوت دینے والا بھی رحمۃ العالمین ہو۔

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ (۱۰۸-۹۸)

اے پیغمبر! ہم نے آپکو نہیں بھیجا مگر تمام عالموں کیلئے رحمت قرار دیکر۔

انسان کی یہ سب سے بڑی ضلالت اور خدا فراموشی تھی، کہ اس نے رشتہ خلقت کی وحدت کو بھلا کر زمین کے ٹکڑوں اور خاندان کی تفریقوں پر انسانی رشتے قائم کرلئے تھے خدا کی زمین کو جو محبت اور باہمی اتحاد کے لئے تھی قوموں کے باہمی اختلافات، نزاعات کا گھر بنا دیا تھا، لیکن اسلام دنیا میں پہلی آواز ہے جس نے انسان کی بنائی ہوئی تفریقات پر نہیں بلکہ الٰہی تعبد کی وحدت پر ایک عالمگیر اخوت و اتحاد کی دعوت دی اور کہا کہ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ

ترجمہ اے لوگو! ہم نے دنیا میں تمھاری خلقت کا وسیلہ مرد اور عورت کا اتحاد رکھا اور نسلوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا اس لئے کہ باہم پہچانے جاؤ ورنہ دراصل یہ تفریق و انشعاب کوئی ذریعہ امتیاز نہیں اور امتیاز اور شرف اسی کے لئے ہے جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ متقی ہے۔

پس درحقیقت اسلام کے نزدیک وطن و مقام اور رنگ و زبان کی تفریق کوئی چیز نہیں رنگ و زبان کی تفریق کو وہ ایک الٰہی نشان ضرور تسلیم کرتا ہے و من اٰیاتہ خلق السمٰوٰت واختلاف السنتکم والوانکم اس کو وہ کسی انسانی تفریق و تقسیم کی حد نہیں قرار دیتا انسان کے تمام دنیوی رشتے خود انسان کے بنائے ہوئے ہیں اصلی رشتہ صرف ایک ہے اور وہ وہی ہے جو انسان کو اس کے خالق اور پروردگار سے متصل کرتا ہے وہ ایک ہے پس اس کے ماننے والوں کو بھی ایک ہی ہونا چاہیئے،، اگرچہ سمندروں کے طوفان پہاڑوں کی مرتفع چوٹیوں زمین کے دور دراز گوشوں اور جنس و نسل کی تفریقوں نے ان کو باہم ایک دوسرے

سے جدا کر دیا ہو۔

اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ (۲۳-۵۵)

بیشک تمہاری جماعت ایک ہی امت ہے اور ہم ایک ہی تمہارے پروردگار ہیں۔

اے برادران ملت! یہی اسلام کی وہ عالمگیر اخوت اور دعوت اسلام کی وحدت تھی جس نے زمین کے دور دراز گوشوں کو ایک کر دیا تھا اسلام نے ریگستان حجاز میں ظہور کیا مگر صحرائے افریقہ میں اس کی پکار بلند ہوئی اس کی دعوت کی صدا جبلِ بوقبیس کی گھاٹیوں سے اٹھی، مگر دیوار چین سے صدائے اشہد ان لا الہ الا اللہ کی بازگشت گونجی، تاریخ کی نظریں جسوقت دجلہ و فرات کے کنارے پیروان اسلام کے نقش قدم گن رہی تھے عین اسیوقت گنگا اور جمنا کے کنارے سینکڑوں ہاتھ تھے جو خدا واحد کے آگے سر بسجود ہونیکے لئے وضو کر رہے تھے یہ تمام دنیا کی مختلف قومیں زمین کے دور دراز گوشوں پر بسنے والی آبادیاں گویا ایک ہی گھر کے عزیز تھے جنکو شیطان رجیم کی تفرقہ اندازیوں نے ایک دوسرے سے الگ کر دیا تھا لیکن خدائے رحیم نے ان صدیوں کے بچھڑے ہوئے دلوں کو ایک دائمی صلح کے ذریعے پھر ایک جگہ جمع کر دیا اور اُن کے روٹھے ہوئے دلوں کو اس طرح ایک دوسرے سے بنا دیا، کہ تمام پچھلے شکوے اور شکایتیں بھول کر ایک دوسرے کے بھائی اور شریک رنج و راحت ہو گئے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا۔ اللہ کی اُس نعمت کو یاد کرو جو تم پر نازل کی گئی جبکہ تم اسلام سے پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے مگر اسلام نے تمہارے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دی اور دشمن کی جگہ ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو گئے،

یہ برادری خدا کی قائم کی ہوئی برادری ہے ہر انسان جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا بمجرد اقرار کے اس برادری میں شامل ہو گیا، خواہ مصری ہو خواہ نائجیریا کا وحشی ہو خواہ قسطنطنیہ کا تعلیم یافتہ ترک لیکن اگر وہ مسلم ہے تو اس ایک خاندان توحید کا عضو ہے جس کا گھرانا کسی خاص وطن اور مقام سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ تمام دنیا اس کا وطن اور تمام قومیں اس کی عزیز ہیں

دنیا کے تمام رشتے ٹوٹ سکتے ہیں مگر یہ رشتہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ ممکن ہے کہ ایک باپ اپنے لڑکے سے روٹھ جائے بعید نہیں کہ ایک ماں اپنی گود سے بچے کو الگ کر دی ہو سکتا ہے کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کا دشمن ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دنیا کے تمام عہد مودت، خون اور نسل کے باندھے ہوئے پیمان وفا و محبت ٹوٹ جائیں، مگر جو رشتہ ایک چین کے مسلمان کو افریقہ کے مسلمان سے ایک عرب کے بدو کو تاتار کے چرواہے سے، اور ایک ہندوستان کے نومسلم کو ملکِ معظم کے صحیح النسب قریشی سے پیوست و یک جان کرتا ہے، دنیا میں کوئی طاقت نہیں ہے جو اسے توڑ سکے، اور اس زنجیر کو کاٹ سکے جس میں خدا کے ہاتھوں نے انسانوں کے دلوں کو ہمیشہ کیلئے جکڑ دیا ہے،

پس اے عزیزانِ ملت! اور اے بقیہ ماتم زدگان قافلۂ اسلام!! اگر یہ سچ ہے کہ دنیا کے کسی گوشے میں پیروانِ اسلام کے سروں پر تلوار چمک رہی تو تعجب ہے اگر اس کا زخم ہم اپنے دلوں میں نہ دیکھیں، اگر اس آسمان کے نیچے کہیں بھی ایک مسلم پیرو توحید کی لاش تڑپ رہی ہے تو لعنت ہے اُن سات کروڑ زندگیوں پر جن کے دلوں میں اسکی تڑپ نہ ہو، اگر مراکش میں ایک حامی وطن کے حلق بریدہ سے خون کا فوارہ چھوٹ رہا ہے تو ہم کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمارے منہ سے دل و جگر کے ٹکڑے نہیں گرتے؟ ایران میں اگر وہ گردنیں پھانسی کی رسیوں میں لٹک رہی ہیں جن سے آخری ساعت نزع میں اشہد ان لا الہ الا اللہ کی آواز نکل رہی تھی تو ہم پر اللہ اور اس کے ملائکہ کی پھٹکار ہو، اگر اپنی گردنوں پر اُس کے نشان محسوس نہ کریں اگر آج بلقان کے میدانوں میں حافظین کلمہ توحید کے سر اور سینے صلیب پرستوں کی گولیوں سے چھن رہے ہیں تو ہم اللہ اور اسکے ملائکہ اور اسکے رسول کے آگے ملعون ہوں اگر اپنے پہلوؤں کے اندر ایک لمحہ کے لئے بھی راحت اور سکون محسوس کریں، میں کیا کہہ رہا ہوں حالانکہ اگر اسلام کی روح کا ایک ذرہ بھی اُس کے پیروؤں میں باقی ہے، تو مجھ کو کہنا چاہئے کہ اگر میدان جنگ میں کسی ترک کے تلووں میں ایک کانٹا چبھ جائے، تو قسم ہے خدائے اسلام کی کہ کوئی ہندوستان کا مسلمان مسلمان نہیں

ہوسکتا، جب تک وہ اُس کی چبھن کو تلوے کی جگہ اپنے دل میں محسوس نہ کرے کیونکہ ملت اسلام ایک جسم واحد ہے، اور مسلمان خواہ کہیں ہوں اُس کے اعضا و جوارح ہیں، اگر ہاتھ کی انگلی میں کانٹا چبھے، تو جب تک باقی اعضا کٹ کر الگ نہ ہو گئے ہوں ممکن نہیں کہ اُس کے صدمے سے بے خبر رہیں۔ اور یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں محض اظہار مطلب کا زور بیان ہی نہیں ہے، بلکہ عین ترجمہ ہے اُس حدیث مشہور کا، جسکو امام احمد و مسلم نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ صلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے

مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى لَهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى

مسلمانوں کی مثال باہمی مودت و رحمت اور محبت و ہمدردی میں ایسی ہے جیسے ایک جسم واحد کی، اگر اس کے ایک عضو میں کوئی شکایت پیدا ہوتی ہے تو سارا جسم اس تکلیف میں شریک ہو جاتا ہے اور اسی کی ہم معنی صحیحین کی وہ حدیث ہے جس کو ابو موسیٰ اشعری نے روایت کیا ہے

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

(ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایسا ہے جیسے کسی دیوار کی اینٹیں کہ ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے) اور فی الحقیقت یہ خصایص مسلم میں سے ایک اولین اور اشرف ترین خصوصیت ہے جسکی طرف قرآن کریم نے اپنے جامع و مانع الفاظ میں اشارہ کیا ہے کہ:۔

اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ؕ

کافروں کے لئے نہایت سخت، مگر آپس میں نہایت رحیم اور ہمدرد

ان میں جس قدر سختی ہے، باطل اور کفر کے لئے، اور ان کی جس قدر محبت و الفت ہے حق و صدق، اور اسلام و توحید کے لئے۔

فَاعْتَبِرُوْا يَا اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۔

جامعہ اسلامیہ یا پان اسلام ازم

جب سے اسلام دنیا میں موجود ہے، یہ اخوت و وحدت بھی موجود ہے مگر یورپ کا جدید

وسیلہ شیطانی اس کو کسی مجہول الحال اور حدیث العہد اسلامی اتحاد سیاسی، سے تعبیر کرتا ہے اور اس اضغاث احلام کی تعبیر اس کو ایک خون فشاں، ہلال کی صورت میں نظر آتی ہے، وہ کسی ایسے وقت کے تصور سے اپنے تئیں لرزاں و ترساں ظاہر کرتا ہے، جبکہ تمام عالم میں چالیس کروڑ مسلمانوں کی تلواریں یکایک چمک اٹھیں گی، عیسائیوں سے اُن کے گذشتہ چار سو سال کی مسیحی خونریزی کا حساب لیا جائیگا، اور خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ، کے نعروں کے ساتھ تمام دنیا کے درختوں پر صلیب پرستوں کی معلق اور مصلوب لاشیں اُن کے خدائے مصلوب کی لاش کی طرح لٹکنے لگیں گی، مگر یہ یورپ کے چہرۂ خونیں کا عکس ہے جو اس کو عالم اسلامی کے آئینہ میں نظر آتا ہے۔

میں نے جب کبھی اس قسم کی تحریریں پڑھی ہیں تو لکھنے والوں کے تعصب پر اس قدر متعجب نہیں ہوا ہوں، جس قدر اس کے جواب دینے والے مسلمانوں کی جہالت بلکہ اسلام فراموشی پر جب کبھی یورپ کے شیاطین سیاست نے "پان اسلام ازم" کی صدا بلند کی ہے، تو معاً مسلمانوں نے ڈر ڈر کر اور کسی خونی مجرم کی طرح سہم سہم کر اپنی بریت کے دلائل کی وظیفہ خوانی شروع کر دی ہے، اور پھر اکثر اوقات غیروں کے خوش کرنیکے لئے انہیں اس درجہ غلو کیا ہے کہ خود اپنے تئیں بھول گئے ہیں۔

"مسئلہ مشرقی" اور پان اسلام ازم"

لیکن حضرات! یقین کیجئے کہ پان اسلام ازم، کا فرضی خطرہ جس غرض مخفی سے دنیا کے سامنے لایا جاتا ہے، بہت کم مسلمان ہیں جن کی نظر اس کی حقیقی علت پر ہوگی۔ اس خطرہ کے اعلان پر بریت اور احتیاط کی کوشش بالکل بے فائدہ ہے کیونکہ اس کی بنیاد جہل نہیں بلکہ ایک نہایت سخت ابلیسانہ حکمت عملی ہے قبل اس کے کہ مسلمان پان اسلام ازم، کے جرم سے کانوں پر ہاتھ دہریں ان کو خود یورپ سے پوچھنا چاہیئے کہ مسئلہ مشرقی، کی حقیقت کیا ہے؟ فَمَا كَانَ جَوَابُهُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا۔

کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا، کہ آج نصف صدی سے یورپ کی تمام مسیحی طاقتوں نے

ایک خاص متفقہ حکمت عملی وضع کی ہے، اور اُسکا نام مشرقی مسئلہ یا مشرق کا فیصلہ آخری رکھا ہے۔ مشرقی مسئلہ کی حقیقی غایت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اسلام کے بقیہ قوائے سیاسیہ کو بتدریج خاتمہ کردیا جائے۔ اور بالفاظ صاف تر یہ کہ دنیا کے جس قدر حصے اسلام کے زیر اثر باقی رہ گئے ہیں، اُن کو بھی یورپ کی مسیحی حکومتیں کسی ایسی تقسیم مساوی کے ساتھ جو توازن دولی پر مؤثر نہو آپس میں بانٹ لیں، یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ اظہر من الشمس فی نصف النہار ہے اور جس شخص نے کم از کم گذشتہ دس برسوں کے اندر کے واقعات سے آنکھیں بند نہیں کرلی ہیں وہ بغیر کسی بصیرت مزید کے اسے دیکھ سکتا ہے، پھر اگر یہ سچ ہے کہ ایک خنجر اسلام کے قلب میں پیوست کردینے کے لئے تیز کیا جارہا ہے تو کیا مضائقہ اگر ہم کسی ڈھال کی تیاری میں مصروف ہوں، ؟ اگر خدا پرستی سے مسیح پرستی کی دشمنی قدیمی ہے، اور یہ کوئی نئی مسیحی سازش نہیں، تو پیروان توحید کا حملہ مشرکین سے بچنے کے لئے اتحاد و اخوت بھی کوئی نیا حربہ نہیں ہے۔ یورپ جانتا ہے کہ مشرقی مسئلہ کی حکمت عملی کیلئے کوئی بچاؤ، اگر اسلام کے پاس ہے تو صرف اُس کا حقیقی اتحاد اسلامی ہے، اور تمام دنیا کے مسلمانوں کا اسپر متفق ہوجانا ہے کہ اپنی قدیمی سیادت اور شرف کو محفوظ رکھیں، اسلامی زندگی کی آخری انسانی تلوار صرف ترکوں کے ہاتھ میں ہے لیکن ایک ترکی حکومت جس کے کئی قیمتی اجزا پر مسئلہ مشرقی کی قینچی چل چکی ہے۔ مسیحی اتحاد کا کیا مقابلہ کرسکتی ہے؟ البتہ اگر چالیس کروڑ قلوب اسلامیہ ہلال کے نیچے جمع ہوجائیں، تو پھر وہ ایک ایسی قوت ہے، جس کو سینکڑوں سکندر اور ہنے بال بھی ملکر فنا نہیں کرسکتے۔ یورپ چونکہ یہ جانتا ہے، اور ساتھ ہی یہ بھی جانتا ہے کہ غفلت اور اغراض پرستی نے مقامی و وطنی سرشاریوں میں مسلمانوں کو مبتلا کردیا ہے اور اُن کے باہمی بین الملی اتحاد کے جسم میں مغربی الحاد کے جراثیم پیدا ہوچکے ہیں اس لئے گو فی الحقیقت کسی ایسے اسلامی اتحاد کا وجود نہیں ہے لیکن وہ وقت سے پہلے پیدا ہونے والی مقاومت کا استیصال کرنا چاہتا ہے، اور اس مشہور قاعدہ کی رو سے کہ اتقاء وقوع المرض خیر من معالجۃ

بعد وقوعہ اسلام کے فنا کرنے سے پہلے اُس کے بچاؤ کی ڈہال کو فنا کر دینے کی تدبیروں میں مصروف ہے۔

پھر کیا ہو گیا ہے، ان ملاحدہ مسلمین اور متفرنجین مارقین کو جو پاں اسلام ازم کا نام سنتے ہی رصبانا! اصبانا!! کا نعرہ لگانا شروع کر دیتے ہیں اور قسمیں کھا کھا کر کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔ کہ ہماری یورپ پرستی، اور اسلام دشمنی کی پر امن، وفاداری میں کوئی اسلامی اتحاد خلل انداز نہیں ہوسکتا؟ کیا وہ اس انکار و تبری سے ٹھیک ٹھیک اُس غرض و غایت کو پورا نہیں کرتے، جو اس عمل شیطانی سے خود یورپ کے پیش نظر ہے؟

پروفیسر (ومبیری) جس نے ۱۰ برس کی عمر سے تیس ۳۰ برس تک ترکوں کا نمک کھایا اور اُس کے بعد ہمیشہ بحیثیت ایک اسلام پرست اور عثمانی بہی خواہ دوست کے سرا یلدیز کی شاہانہ مہمان نوازیوں سے متمتع ہوتا رہا ہے کل کی بات ہے کہ پوڈا پسٹ ہیرلڈ میں اس تمہید کے اعادہ کے بعد وہ مسلمانوں کا دوست ہی لکھ رہا تھا،

(اسلام کی حمایت سے اب کوئی فائدہ نہیں وہ عنقریب فنا ہو جاے گا، اور اُس کو فنا ہی ہو جانا چاہیئے۔ مسلمان ایک ایسی وحشی قوم ہے جس میں نہ تو طبیعت کا وجود ہے اور نہ طبیعت کو وہ محسوس کر سکتے ہیں، ان کو صرف خدا کی عبادت گذاری آتی ہے مگر دنیا میں کام کرنا نہیں آتا۔ تمام انسانی حس و شعور ان سے سلب ہو گئے ہیں صرف ایک دینی جذبہ ان میں باقی ہے، نہ انکا کوئی مسلک اور نہ کائنات میں مقصد پس اب یورپ کے لئے یہی باقی رہ گیا ہے کہ وہ اسلامی حکومتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لے)

یہ مسلمانوں کے سب سے بڑے دوست کی آواز ہے۔ لیکن اب دشمنوں کو کہاں ڈھونڈیں، پروفیسر (مکسین ہارڈن) جو اسٹریا کے سب سے اخبار (زنگفست) کا مالک اور چیف ایڈیٹر ہے (چند سال ہوے ہیں کہ اُس نے مسئلہ شرقی پر لکچر دیا تھا اور اُس کا خلاصہ (لنڈن ٹائمس) نے چھاپا تھا، مجکو یاد ہے کہ اُس کی آواز از جلوں) پر آ کر رکی تھی۔

اب اور کب تک اسلام کو آزاد چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ اپنی ہزار سالہ وحشت و خونخواری کے واقعات بیسویں صدی میں، دہراتا رہے، کب تک اپنی باہمی رقابت کے ہاتھوں عالم انسانیت کی مظلومی کا تماشہ دیکھتا رہے گا۔ اسلام ایک خطرہ ہے اور اس کا بقا تمامتر خطرہ میں یقین دلاتا ہوں کہ یورپ اسلام سے جو زمین کا ٹکڑا لے لیتا ہے وہ اس کا قدرتی حق ہے اور دول یورپ کے لئے مال غنیمت ہے جس کی واپسی کا خیال بھی جنون ہے۔

یورپ اسلام کے چالیس کروڑ نفوس انسانی کو تمدن اور تہذیب کے نام سے فنا کر دینا بیسویں صدی کی سب سے بڑی مدنی خدمت سمجھتا ہے لیکن روس میں آج کئی ملین عیسائی موجود ہیں، جو عثمانیوں سے ہزار درجہ یورپین تمدن سے ابعد ہیں سب سے پہلے اس خنجر تہذیب کی دھار کی مستحق ان کی گردنیں کیوں نہیں سمجھی جاتیں؟ اور اگر جس تہذیب کے نام پر یہ صلیبی جنگ جاری کی گئی ہے اگر یہ وہی تہذیب ہے جس کی ٹریجڈی ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو رومانوی تمثال تمدن نے طرابلس میں دکھائی تھی تو ہزار سلامتی ہو تجھ پر اے وحشت و خونخواری! اور ہزار ہزار رحمت و برکت نازل ہو تجھ پر اے افریقہ اور نائجریا کی بربری و درندگی! اور کبھی تیرے سایہ برکت سے ہمارے سر جدا نہوں!!

وجود کہ ذنب لا یقاس بہ ذنب

حضرات!!-

یورپ کے نزدیک "مسئلہ مشرقی" کا حال بالکل ایک قدرتی انصاف و عدل ہے چالیس کروڑ نفوس اسلام کو مٹا دینے کا عملی تہیہ کوئی تشویش انگیز بات نہیں یہ اس پرانی مسیحی وصیت کی تبلیغ و تکمیل ہے جسکو سینٹ لوقا نے شہزادہ امن (مسیح) کی زبانی دنیا کو سنایا تھا کہ میرے وہ دشمن جو نہیں چاہتے کہ میں ان پر حکمرانی کروں، ان کو یہاں لاؤ! اور میرے قدموں کے آگے ذبح کر دو،

پس اس میں کوئی انسانی ظلم نہیں قوموں کے قدرتی قوانین کا احترام اس بارہ میں بالکل بے معنی ہے۔ اگر کوئی شے قابل توجہ ہے تو صرف یہ ہے کہ یورپ کی رقیب حکومتیں ایک دوسرے پر بازی نہ لیجائیں، جسم اسلام کی اس طرح بوٹیاں نوچی جائیں کہ ہر بھیڑیے کے منہ میں مساوی تقسیم کے ساتھ ایک ایک لقمہ آجائے، لیکن جامعہ اسلامیہ، اسلام کی قدرتی اخوت، اس کا روز ازل سے قایم کردہ رشتہ اتحاد، تو یہ ایک سخت سے سخت معصیت اور جرم ہے، جس کا کوئی ذی روح مخلوق مجرم ہو سکتا ہے، یہ ایک کھلا عدوان اور فساد ہے یہ وحشیانہ تعصب اور بربرانہ خونخواری کی سازش ہے، ایک ایسا گناہ ہے جس کے لئے نفریں اور عذاب کے سوا اور کچھ نہیں ہونا چاہئے یہ ایک ایسی تاریک زندگی ہے جو صرف اس لئے ہے کہ اُسے مٹا دیا جائے! ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِؤُنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

لیکن اے اقوام یورپ! اے ذروان قافلہ انسانیت!! اے مثال درندگی و سبعیت! اے مجمع وحوش وکلاب! ظلم و عدوان تا کجے؟ اور خون و خوں ریزی تا چند؟ کب تک خدا کی سرزمین کو اپنے حیوانی غرور سے ناپاک رکھو گے؟ کب تک انصاف ظلم سے اور روشنی تاریکی سے مغلوب رہے گی؟ تبریز میں تمھارے ہاتھوں انسانوں کی گردنیں سولی پر لٹک رہی ہیں۔ طرابلس کی ریت پر اب تک اس جمے ہوئے خون کے ٹکڑے باقی ہیں جو تمھاری آنکھوں کے سامنے تمھارے ایک پیش رو نے بہایا، مراکش میں اُن لاشوں کا شمار کوئی انسان نہیں کر سکتا جن میں سے سیکڑوں کو مٹی کے بوجھ کی جگہ تمھارے گھوڑوں کے سموں کی پامالیاں اور تمھارے جنگی بوٹوں کی ٹھوکریں نصیب ہوئی ہیں۔

یہ تمھارے تمام خباثت شیطانی دنیا کے لئے تہذیب و تمدن کی رحمت اور امن اور صلح کی برکت ہیں، لیکن اس کے مقابلہ میں آٹھ سو اٹھائیس قیدی (عزیزیہ) اور اطہ وقت اسے صحرائی قبائل کی قید میں دن میں پانچ مرتبہ اُس غذا سے بہتر غذا

کے سامنے بٹھائے جاتے ہیں، جو فوج طرابلس کے افسرِ عام کو نصیب ہوتی ہے،
اور عین اُس وقت جبکہ نخلستان طرابلس میں مسلمانوں کے شیر خوار بچوں اور خانہ نشین
عورتوں کا قتل عام کیا جاتا ہے، ڈیڑھ سو سے زیادہ اٹھائیس قیدیوں کو (انشاءات
بے) خاص اپنا خیمہ دیتا ہے، کیونکہ وہ ریگستان کی گرد اور تپش کے عادی نہونے
کی شکایت کرتے ہیں، لیکن پھر بھی اسلام اور اسلام کے محافظ ترک وحشت و بربریت
کا پیکر ہیں، اور صرف تہذیب و شائستگی کی تکمیل کے لئے ان کو مٹا دینا چاہئے،

پس اے برادران ملت! جس پین اسلام ازم کو یورپ پیش کر رہا ہے
اگرچہ اس کے وسائس آفرین دماغ سے باہر اس کا کوئی وجود نہیں، مگر اس سے بریت
کی بے فائدہ کوشش نہ کیجئے، جس چیز کو آپ اپنی بریت میں پیش کریں گے اُس سے
وہ بے خبر نہیں ہے، آپ اپنی بریت کے اظہار میں آج کل کے ملاحدہ مسلمین کی طرح
خواہ اپنی جنس اسلامی کو جنس مغربی سے کیوں نہ بدل لیں۔
لیکن وہ کبھی پین اسلام ازم سے اپنے تئیں بے خطر نہ دکھلائے گا، کیونکہ وہ
دانستہ آپ کی ایک اصلی مدافعانہ قوت اتحادی کو اس طرح فنا کر دینا چاہتا ہے،
آپ انکار کریں خواہ اقرار دونوں حالتوں میں اُس کا سلوک یکساں ہوگا،
مَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ، أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ،
اسکی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر اسکو دھتکار دو جب بھی زبان باہر لٹکائے رہیگا اور
اگر اسکو چھوڑ دو جب بھی زبان ہلاتا رہے گا۔

کاش مسلمانوں میں پان اسلام ازم ہوتا!

مسلمان "پان اسلام ازم" کے نام پر استغفار پڑھ رہے ہیں، لیکن میں کہتا ہوں
کہ اے کاش ہر آج مسلمانوں میں پان اسلام ازم کا وجود ہوتا! وہ پان اسلام ازم جس کو
ترکی یا انگلستان کے مسلمانوں کی کسی خفیہ کمیٹی کے پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے روز اول

سے اُس کی ہم کو دعوت دی گئی ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(ایک دین الٰہی کی رسی سب ملکر پکڑ لو اور آپس میں متفرق نہو)

اگر پان اسلام ازم کا اصلی وجود ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ ہمارے سامنے ایران پر قیامت گذر جاتی، مراکش کا خاتمہ ہوجاتا، طرابلس میں مسلمانوں کی لاشیں تڑپتیں اور ہمارے قلوب میں کوئی حقیقی حرکت پیدا نہ ہوتی، ؟ روضہ مبارک حضرت امام رضا علیہ السلام کی دیواریں ملاعنہ روسیہ کی گولہ باری سے گر گئیں برقہ کی مسجدوں کے میناروں پر اٹلی کے مشرکین مریم پرست چڑھ گئے تاکہ عین اُس مقام پر جہاں خدائے واحد کی تقدیس و تسبیح کی صدائیں بلند کیجاتی ہیں رومن کیتھولک بت پرستی کا علم نصب کریں لیکن مجکو بتلاؤ کہ کتنے ہندوستان میں مسلمان ہیں جن کے دلوں میں زخم لگے، اور کتنے ہیں جن کے جگر میں ٹیس اٹھی، ؟

لمثل ہذا یذوب القلب من کمد
ان کان فی القلب اسلام و ایمان

سچ یہ ہے کہ ہم اپنے اصلی پان اسلام ازم، کو کھو چکے ہیں اور یہی علت حقیقی اسلام کے اصلی ضعف اور انحطاط کی ہے، مگر چونکہ اس کا بیج اب بھی ہم میں موجود ہے گو برگ وبار نہیں اس لئے یورپ چاہتا ہے کہ اس طرح کے انتشارات سے سہما اور ڈراکر ہم کو آئندہ کی ہوشیاری اور بیداری سے بھی باز رکھے اور رہی سہی اتحادی قوت کا بھی اُس کی نشو و نما سے پہلے خاتمہ کردے،،

مسئلہ مسلم یونیورسٹی اور مسئلہ بقائے اسلام

اے حضرات! یاد رکھئے کہ آج اسلام کے لئے مسلمانوں کی کوئی وطنی اور مقامی تحریک سود مند نہیں ہوسکتی، اور اس کشتی کے تیرنے کے لئے اصلی نہ کہ یورپ کے اختراعی پان اسلام ازم، کے سوا اور کوئی بادبان نہیں ہے، ایک قوم جو ریگستان عرب

دیوار چین تک آباد ہے، اس کو زمین کے کسی خاص ٹکڑے کا تغیر کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے۔

جس قدر مقامی کوششیں آج عمل میں آرہی ہیں خواہ وہ مصر میں ہوں یا ترکی میں الجزائر میں ہوں یا اس تیرہ زار ہند میں ہمارے عقیدہ میں یہ سب کچھ، کاہن شیطان کا ایک عمل السحر ہے، جو اس لئے سلاتا ہے کہ سونے والوں کا اٹھنا اُسے پسند نہیں میں نے کہا کہ ہم میں سچا دپان اسلام ازم، یا بالفاظ اصلی رشتہ اخوت دینی باقی نہیں رہا، لیکن کیونکر باقی رہے جبکہ ہندوستان میں ایسے عظیم الشان اشغال ہمارے لئے موجود ہیں جو نفس اسلام کے بقا سے بھی زیادہ اہم ہیں، اُن کو چھوڑ کر ہم غریب ترکوں یا ایرانیوں کی کیونکر خبر لیں؟ سب سے مقدم امر یہ ہے کہ ہمیں علیگڈھ میں ایک یونیورسٹی بنانی ہے اس کے لئے تیس لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے، یہ مانا کہ دنیا کی کوئی سرزمین ہے جہاں خود اسلام کے بقا و فنا کا سوال درپیش ہے، مگر اس کو کیا کیجئے کہ وہ مسلم یونیورسٹی ہمارے قومی مقاصد کا اصلی نصب العین کعبہ علی گڈھ کے شب زندہ داراں عبادت کی چہل سالہ تہجد گذاری کی مراد آرزو، اور ہمارے رہنمائے اول کی دی ہوئی شریعت تعلیم کا یوم تکمیل ہے، جس دن یونیورسٹی بن جائے گی، اُس دن الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کی وحی اسٹریچی ہال کی چھت پر نازل ہوگی ترکوں کی ہمدردی اور ایرانیوں کی مصیبت پر اداے فریضہ تشکر کے لئے ایک رزولیوشن پاس کردیا جائے گا مگر اس افسوس پر ملامت نہ کیجئے کہ کمبخت طرابلس کے جھگڑے سے یونیورسٹی کے چندے میں فرق پڑگیا!!۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○

اے عزیزان ملت! قوموں اور ملکوں کی زندگی کا نہیں، بلکہ اسلام کی زندگی کا سوال ہے، فرض کیجئے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی ترقی کے تمام منصوبے

پورے کرلئے اور ان کا ہر فرد تعلیم اور دولت کا ایک مرکب طلائی بُت بن گیا، لیکن اگر سرے سے خود اسلام کی سیاسی طاقت ہی پر چھری چل گئی تو پھر علی گڈھ یونیورسٹی ہی نہیں، بلکہ چاندی اور سونے کی بہشت شداد بھی بن جائے، مگر اس کے حور و غلمان کس کا ترانہ گائیں گے؟!

السیف اصدق ابناء من الکتب

اے اخوان عزیز! یاد رکھئے کہ دنیا میں امن، صلح اور ترک قتل و غارت کا تصور کتنا ہی خوشنما ہو، مگر دنیا کی بد قسمتی سے ابتک اصلی قوت تلوار کی قوت اور زندگی کا سرچشمۂ آب حیات خون کی ندیوں اور فواروں ہی میں ہے، دنیا پر ابتک کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا ہے کہ تلوار کی صداقت ضعیف ہوئی ہو، اور امید نہیں کہ آیندہ بھی کبھی ایسا زمانہ نصیب ہو، غریب اخلاق نے ہمیشہ اپنے تنگنائے بیکسی میں چھپکر کسی ایسی دنیا کی منتیں مانی ہیں، جبکہ تمام کائنات انسانوں کی جگہ ملائکہ معصومین کی بہشت زار بن جائے گی، اور قتل و خونریزی کو لوگ اسی طرح بھول جائیں گے جس طرح موجودہ عالم نے امن اور صلح کو فراموش کر دیا ہے اس آرزو کے حسن و جمال پر کون دل ہے، جو فریفتہ نہیں ہوگا۔ لیکن کیا کیجئے کہ دنیا امید اور آرزو کی نہیں بلکہ حقایق و نتایج کی جگہ ہے اور انسان جب تک فرشتہ نہیں بلکہ انسان ہے اُس وقت تک ایسی امیدوں کا اخلاق کے صفحوں سے باہر پتہ لگنا ممکن نہیں، آج اگر پوچھا جائے کہ قوموں کی زندگی اور زندگی کے مظاہر کہاں تلاش کئے جائیں تو اس کا جواب علم و فن کی بڑی بڑی درسگاہوں اور علوم الاولین والاخرین کے کتب خانوں سے نہیں ملیگا، بلکہ ان آہن پوش جہازوں کے مہیب طول و عرض سے جنگی قطاریں ساحل کے طول میں پھیلی ہوئی اور جن کے روزنوں سے انسان کش

توپوں کے دہانے نکلے ہوئے ہیں۔

پس حضرات وہ ہاتھ نہایت مقدس ہے جسمیں صلح کا سفید جھنڈا لہرا رہا ہو، مگر زندہ وہی رہ سکتا ہے جس میں خون چکان تلوار کا قبضہ ہو، یہی اقوام کی زندگی کا منبع، قیام عدل و میزان کا وسیلہ، انسانی سعبیت و درندگی کا بچاؤ اور مظلوم کے ہاتھ میں اسکی حفاظت کی ایک ہی ڈھال ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ

اور ہم نے اپنے رسولونکو کھلی کھلی نشانیوں کے ساتھ بھیجا اور انکو کتاب اور میزان دی تاکہ لوگ عدل

بالقسط وانزلنا الحدید فیه باس شدید ومنافع للناس۔

اور انصاف پر قائم ہوں اور نیز لوہا پیدا کیا جو ہتیار کی صورت میں سخت خطرناک بھی ہے اور نفع رساں بھی"

اسلام کی پولیٹیکل طاقت کا مرکز وحید

مسلمان یاد رکھیں کہ آج صرف ایک ہی تلوار ہے، جو دین الٰہی کی حمایت میں بلند ہو سکتی ہے، اور وہ صرف آل عثمان کی مقدس شمشیر خلافت ہے، یہ اسلام کے گذشتہ قافلہ جہانبانی کا آخری نقش قدم، اور ہمارے آفتاب اقبال کی آخری شعاع امید ہے یہی سبب ہے کہ ہمارا ترکوں سے رشتہ محض اخوت دینی ہی کا نہیں ہے بلکہ اس سے بھی مقدم تر رشتہ، خلافت اسلامیہ کے دینی احترام کا ہے، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ کوئی قوم بغیر کسی سیاسی مرکز کے زندہ نہیں رہ سکتی، اور اسلام کا کوئی مرکز سیاسی اگر ہے تو صرف خلافت آل عثمان ہے ہر مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہو، اگر اس کا فرض دینی ہے کہ اسلام کی بقا کا خواستگار ہو، تو یہ بھی فرض دینی ہے کہ خلافت آل عثمان سے تعلق کو ایک خالص دینی رشتہ کی طرح اپنے دل میں محفوظ رکھے، اور دنیا کی جو حکومت اس کی دشمن ہو، اس کو اسلام کا دشمن اور جو اسکی دوست ہو، اس کو اسلام کا دوست یقین کرے، کیونکہ مسلمانوں کی دوستی اور دشمنی انسانی

اغراض کے لئے نہیں بلکہ صرف دین الٰہی کے لئے ہے۔

مسلمانانِ ہند کی نسبت بار بار سیاسی حلقوں میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ وہ دنیا کے کسی اسلامی حصّے کے واقعات سے اس درجہ متاثر نہیں ہوتے، جسقدر ٹرکی کو حوادث وحالات سے اگر محض رشتۂ اخوت اور اشتراک مذہب ہی اس اثر پذیری کی علت ہے، تو اس میں ترکوں کی خصوصیت کیا ہے؟ بہت سے لوگ ہیں جو اس واقعی ضروری سوال کے جواب میں یا تو نفاق سے کام لینا چاہتے ہیں یا کفر سے، مگر میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے، بہتر راہ اسلام کی ہے مسلمانوں کو بغیر ادنیٰ تامل کے صاف صاف اُس سچے سوال کا سچا جواب دینا چاہیئے۔

تمام دنیا کے مسلمانوں سے ہمارا صرف ایک ہی رشتہ ہے، دینی اخوت، ادیان اسلام ازم کا مگر ترکوں سے ہمارے دو رشتے ہیں۔ پہلا اخوت دینی کا کہ وہ بھی مسلمان ہیں، اسلئے خدا نے ہم کو ہمیشہ کے لئے اُن کے رنج و راحت کا شریک بنا دیا ہے دوسرا اس سے بھی قوی تر رشتہ خلافت دینی اور اسلام کے آخری سیاسی مرکز ہونیکا کہ آج کلمۂ اسلام کی حفاظت کی آخری تلوار صرف اُن کے ہاتھ میں ہے، اگر کسی اور حصہ سے اسلام کی حکومت مٹتی ہے تو ہم روتے ہیں کہ ہمارا ایک عضو کٹ گیا لیکن ترکوں پر جب کوئی آفت لائی جاتی ہے، تو تڑپ جاتے ہیں کہ ہمارا دل دو نیم ہو گیا ہم جب ترکوں کے لئے مضطرب ہوتے ہیں تو ہمارا اضطراب مسلمانوں کے لئے نہیں ہوتا، بلکہ اسلام کے لئے ہوتا ہے،

وما کان قیسًا ھلکہ ھلک واحدًا، ولکنہ بنیان قومٍ تھدما

حضرات! وہ قوم جس کا ظہور تیرہ سو برس ہوئے کہ مکہ نامی ایک جزیرہ نما سے ہوا تھا، اور جو مسلم کے لقب سے پکاری جاتی ہے، اُس کا عقیدہ تو یہی ہے جسکو میں نے بیان کیا، لیکن بدبختی سے ایک دوسری قوم بھی ہم میں موجود ہے جو اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتی یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی دنیوی عزت و شوکت کا جوا کھیلا ہے اور اس کے لئے ملت

مظلوم کو ایک بازیچہ بنالیا ہے ہوائے نفس جنکا الٰہ ہے، حکام و امراجن کے معبود ہیں، درہم و دینار جنکا قبلہ ہے، غلامی و تعبد جنکی شریعت ہے، جو قریش مکہ کے صنامت و ساکن بتونکی جگہ سمندر پار سے آئے ہوئے متحرک بتوں کو پوجتے ہیں، جو وحی الٰہی کی جگہ سمائے شملہ سے اترے ہوئے احکام و فرمان کو اپنی کتاب و سنت یقین کرتے ہیں اور جن کے قلوب، اصابع الرحمٰن کی جگہ اصابع الشیطان میں ہیں (یُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ) غرضکہ

اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا، اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ

تو اے حضرات! اس قوم کے عقیدے میں، پان اسلام ازم، یا اسلام کا بین الملی اتحاد، ایک کفر صریح ہے، خلافت اسلامی کوئی شے نہیں، مسلمانان ہند کو ترکوں سے کوئی تعلق نہیں، ان کو اپنی خلافت راشدہ، کے سوا اور کسی طرف گوشہ چشم سے بھی نہیں دیکھنا چاہیے، اگر ایسا کریں تو فرض اطاعت اولوالامر کی خلافت ورزی کے مجرم، ترکی فتح پر تبریک و تہنیت کا تار دنیا داخل خفیف الحرکتی، اور بغیر ان کے معبودان کو تین کی اجازت قطعاً حرام و معصیت، یہ لوگ یورپ کے اُن شیاطین سیاست کے ہاتھ میں جو خلافت اسلامیہ کے بین الملی اثر کے مٹانے کے لئے تیس برس سے اپنا شن پھیلا رہے ہیں، ایک آلۂ عمل رہے ہیں، اور ہمیشہ دنیا کو اس کا یقین دلایا ہے کہ مسلمانان ہند کو خلافت اسلامی اور ترکوں کے بقا و فنا سے کوئی تعلق نہیں۔

حالانکہ جس وقت اپنے معبودان باطل کے آگے اُن لوگوں کی زبان اور قلم سے یہ جملے نکل رہے تھے، یقین کیجیے، کہ اُس وقت اللہ اور اُس کے ملائکہ کی لعنت اور پھٹکار اُن پر نازل ہو رہی تھی، کیونکہ اس طرح بے تعلقی ظاہر کرکے یہ اُس رشتہ کو کاٹ رہے تھے جس کو خدائے ابراہیم و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام نے تمام دنیا کے مسلمانوں میں قائم کر دیا ہے اور گویا اس پر اپنی رضا و مسرت ظاہر کرتے تھے کہ وہ لاکھوں مسلمان، جو اس آخری وقت

میں کلمہ توحید کی حفاظت کر رہے ہیں، صلیب پرستوں کی تلواروں سے فنا کر دیئے جائیں، یہ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے تھے، کیونکہ مسلمانوں کی اذیت پر خوش تھے، اور مسلمانوں کی اذیت پر خوش ہونا عین اللہ اور اس کے رسول کی اذیت پر خوش ہوتا ہے"

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا، جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں دنیا اور آخرت میں اللہ نے ان پر لعنت کی اور ان کے لئے ایک ذلت بخش عذاب تیار کیا گیا ہے"۔

اب زمانہ نے پلٹا کھایا ہے، زمین اور آسمان دونوں طرف سے تازیانہ ہائے عذاب انپر پڑ رہے ہیں اس سے گو دل نہ ہلے ہوں، مگر زبانیں کچھ کچھ ہلنے لگی ہیں اب ترکوں سے اس قدر بے مہری ظاہر نہیں کی جاتی۔ خلافت اسلامی کا نام آتے ہی اس سے انکار و تبری کے تار یا تیر اس تیں بھیجے جاتے، مدت سے کوئی پمفلٹ بھی مسئلہ خلافت پر شائع نہیں کیا گیا ہے، رزولیوشنوں [illegible] کر دینے سے بھی چنداں انکار نہیں ہے، بعض اصحاب کی تو بظاہر اس درجہ قلب ماہیت ہو گئی ہے کہ علانیہ ترک مجروحین کے لئے چندے میں بھی شرکت کر رہے ہیں، تاہم ہمکو معلوم ہے، کہ اس انقلاب کی اصلی علت کیا ہے اور اُن کے ظاہر و باطن میں باہم کیا ربط ہے،

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا خَلَوۡا اِلٰی شَیٰطِیۡنِہِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَکُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَہۡزِءُوۡنَ

یہ منافق جب مسلمانوں سے ملتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ دل سے تو ہم تمہارے ہی ساتھ ہیں، ظاہری کارروائیاں جس قدر ہماری ہیں وہ ایک تمسخر و دل لگی سے زیادہ نہیں،

اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ وَ یَمُدُّہُمۡ فِیۡ طُغۡیَانِہِمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ۔

اے اخوانِ ملت! آج وہ وقت آگیا ہے کہ دلوں پر سے پردے اُٹھ جائیں اور کفرو ایمان میں تمیز ہو جائے، یقین کیجئے کہ یہ ایک سب سے بڑی اور شاید آخری ابتلاءِ عظیم ہے، جو صرف اس لئے ہے کہ اللہ مدعیانِ ایمان کو آزمانا چاہتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ مِنْكُمْ۔

اور اللہ تم کو آزمائیگا، یہاں تک کہ سچے مجاہد اور صابر، جھوٹوں سے الگ ہو جائیں۔

آج وہ دن آگیا ہے جب مسلمانوں کے دل پہلوؤں کی جگہ اُن کے چہروں پر آجائیں گے جبکہ یا تو دلوں کی سیاہی سے اُن کی پیشانیاں بھی تاریک ہو جائیں گی، یا دل کی ایمانی روشنی اُن کی پیشانی پر چمکنے لگے گی،

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ۔

وہ دن جبکہ یا تو چہرے چمک اٹھیں گے یا سیاہ پڑجائیں گے، وہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے ایمان لانے کے بعد انکار کیا اور اُن کے لئے وہی عذاب ہوگا جس سے وہ انکار کیا کرتے تھے اور جن لوگوں کے چہرے چمکنے لگیں گے اُن کے لئے اللہ کی رحمت کا آشیانہ ہوگا جس میں ہمیشہ کے لئے ان کو جگہ مل جائے گی۔

یاد رکھئے کہ خداتعالیٰ اپنے کلمۂ توحید کی حفاظت کے لئے ہم مسلمانوں کی اعانت کا محتاج نہیں ہے، بلکہ ہم اُس کے فضل کے محتاج ہیں، اس تیرہ سو برس کے اندر اسلام میں کتنی قومیں آئیں اور اپنی اپنی باری سے اسلام کی حفاظت کا فرض ادا کر گئیں، اگر اس آخری زمانہ میں بھی ہم پورے نہ اُترے، تو کیا عجب ہے، کہ قدرتِ الٰہی اپنے دینِ مبین کی حفاظت کے لئے دوسروں کو چن لے، اور ہم کو اسی طرح اپنے دروازے سے مطرود و مردود کردے، جس طرح ہم سے پہلے بہت سی قومیں ہو چکی ہیں۔

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ۔

اے لوگو! تم اللہ کے دروازہ کے فقیر و سائل ہو اللہ تو تمھاری مدد سے بے نیاز ہے، اگر وہ چاہے تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ لے اور ایک دوسری مخلوق پیدا کردے، اور اس کے لئے یہ کچھ مشکل نہیں ہے،

اللہ کے عجائب کاروبار قدرت کے یہ تماشے پہلے ہی دن سے ہیں کیا نہیں دیکھتے کہ اس نے مکہ کی سرزمین کو محبوب ہونے کا شرف عطا فرمایا اور قریش مکہ کو اپنے نور رسالت کا حامل بنایا۔ لیکن جب انھوں نے اس احسان الٰہی کی قدر نہ کی تو غیرت الٰہی نے کہا کہ وہ اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے کچھ سرزمین مکہ ہی کا محتاج نہیں ہے، دین حق کی امانت کے لئے مدینہ والوں کو بھیجدیا۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ

اے مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی دین الٰہی سے منہ موڑ لے گا تو اللہ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں، وہ ایسے لوگوں کو موجود کر دیگا، جن کو وہ دوست رکھیگا اور وہ اسکو دوست رکھیں گے۔

الی الجہاد فی سبیل اللہ

اے اخوان عزیز! میں جس چیز کے اعلان سے نہیں ڈرتا تعجب ہے اگر آپ اس کی سماعت سے خوف زدہ ہوں میں کہتا ہوں کہ ہر اس مومن پر جو اللہ اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان رکھتا ہے، فرض ہے کہ آج جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو سب سے پہلا جہاد اس کے لئے جہاد مال ہے اور اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو جہاد نفس و جان و مال متاع کو بھیجدو اور اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر تیار رکھو! آج اگر ضرورت پیش آئی

توکیا مضائقہ ہے کل کوئی نہ کوئی صورت نکل ہی آئیگی ، ایتماع ایسی نہیں جسکی تیاری بیکار جائے،

بطاعت گوش گر عشق بلا انگیز مے خواہی متاع جمع کن شاید کہ غارت گر شود پیدا

مسلمانو! یاد رکھو کہ اوروں کی جانیں ان کے قبضوں میں ہوں گی مگر ہم مسلمانوں کی جانیں ہمارے اختیار میں نہیں ہیں، اسلام ایک خرید و فروخت ہے جو ناقص کو لیتا ہی اور کامل کو دیتا ہے، فنا کو خریدتا ہے اور بقا اس کی قیمت میں دیتا ہے ہم نے جس وقت اقرار کیا کہ ہم مسلم ہیں، اسی آن اس کا بھی اقرار کر لیا، کہ ہماری جانیں اسلام کے ہاتھ بک گئیں اسلام کے معنی ہی یہ ہیں کہ خدائے واحد کے آگے اپنی گردن کو جھکا دینا، پھر خواہ وہ اسے دوستوں کی گود میں ڈالدے یا دشمنوں کی تیغ کے سپرد کر دے، کیا نہیں دیکھتے کہ جب حضرت ابراہیم نے حکم الٰہی کے آگے سر جھکا دیا، اور حضرت اسمٰعیل کی گردن قربان ہونے کے لئے مستعد ہو گئی تو اس وقت فرمایا،

فلما اسلما، وتله للجبین ونادینا، ان یا ابراهیم قد صدقت الرؤیا انا کذالک نجزی المحسنین

پس وہ جب دونوں مسلم ہوئے اور ابراہیم نے اسمٰعیل کو پیشانی کے بل زمین پر گرا دیا تاکہ ذبح کرے تو ہم نے پکارا کہ اے ابراہیم (بس کرو) تم نے اپنا خواب پورا کر دکھایا،،

ابو الکلام آزاد

ضروری عرض

حضرات، مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے یہ تقریر کلکتہ کے ایک عظیم الشان جلسہ میں ۲۷ر اکتوبر ۱۹۱۱ء کو فرمائی تھی آپ کو اندازہ ہوگا کہ مولانا ابتدا سے کیا فرما رہے ہیں اور آج بھی اگر ہم اسپر کاربند ہو جاویں تو زمانہ ماضی کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔

مشتاق احمد

دعوت عمل

از خامہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد

مسلمانوں کے تنزل کا اصلی سبب اور اُس کا علاج - حق و صداقت کا اعلان اور اُس پر تیاری آئندہ ترقی مسلمان کے لئے ضروری اور اہم تجویز اور اُس پر عمل - قیمت - - - ۸/

بائیکاٹ

احکام مذہبی اور یورپین چیزوں کے بائیکاٹ کے متعلق حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کا زبردست مضمون ۱/

خون حرمین

مکہ معظمہ میں شریف کے مظالم ترکوں پر - مدینہ منورہ کے محاصرے کے حالات - گنبد خضرا پر توپوں ہوائی جہازوں کا اُڑنا - دیار مقدس میں گولوں کی بارش - خدام حرم کی تکالیف - غلاف کعبہ کے جلنے کی کیفیت ایک ماہ میں تیسری مرتبہ شایع ہوئی ہے آل انڈیا خلافت کمیٹی نے بیحد پسند کی ہے فی جلد ۳/

تقاریر مولانا محمد علی

رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب کی امرتسر - دہلی بمبئی - پیرس - لاہور - کلکتہ کی مشہور تقریروں کا مجموعہ - قیمت فی جلد - - - ۸/

الاظہار

مسئلہ خلافت اور واقعات پنجاب علماء کے فرائض پر حضرت مولانا عبدالماجد صاحب کی زبردست تصنیف ۸/

الحریت فی الاسلام

حریت اسلامی پر حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی ایک زبردست تصنیف زیر طبع ہے تقریباً ۱۲/

مضامین ابوالکلام آزاد

ہندوستان کی آزادی مسلمانوں کے فرائض اور دیگر مسائل پر حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے نایاب مضامین کا مجموعہ - - - ۱۰/

مشتاق احمد ناظم قومی دارالاشاعت محلہ کوٹلہ - شہر میرٹھ -